

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ دوران طواف حجرِ اسود کے استلام کے وقت بیت اللہ کی طرف سینہ یا چہرہ کرنا ضروری ہے یا نہیں؟ اگر کسی نے استلام اس طور پر کیا کہ سینہ سامنے رکھتے ہوئے بیت اللہ کی طرف رخ کیے بغیر دونوں ہاتھ یا ایک ہاتھ سے اشارہ کر دیا تو کیا یہ طریقہ درست ہے؟

دوسرا سوال یہ ہے کہ اگر کوئی دوران طواف استلام کرتے ہوئے بیت اللہ کی طرف رخ کرتا ہے اور دونوں ہاتھوں سے اشارہ کرتا ہے جس کی وجہ سے دوسروں کا راستہ رکتا ہے اور مجمع کو تکلیف ہوتی ہے تو کیا ایسا کرنا لازم ہے؟

مستفتی: عبد اللہ

دارالافتاء
48/7
23/1/14
لاق آہاد ضلع رحیم یار خان

الجواب باسم ملہم الصواب

واضح رہے کہ دوران طواف اپنا چہرہ یا سینہ بیت اللہ کی طرف کرنا مکروہ ہے، البتہ حجرِ اسود کے استلام کے وقت چہرہ اور سینہ بیت اللہ کی طرف کرنا منع نہیں ہے، بلکہ مستحسن اور کامل استلام کا ایک حصہ ہے، اس لیے کہ فقہاء کرام رحمہم اللہ نے کامل استلام کا طریقہ یہ لکھا ہے کہ اپنی دونوں ہتھیلیاں حجرِ اسود پر رکھے اور اپنا منہ دونوں ہتھیلیوں کے درمیان رکھ کر حجرِ اسود کو چومے، اس طریقہ سے استلام کرتے ہوئے سینہ اور چہرہ یقیناً بیت اللہ کی طرف ہوگا۔

اور دور سے استلام کرنے کا طریقہ یہ لکھا ہے کہ دونوں ہاتھوں کی پشت اپنے چہرے کی طرف کرے اور دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو حجرِ اسود کی طرف کرے اور یہ خیال کرے کہ دونوں ہتھیلیاں گویا کہ حجرِ اسود پر رکھی ہیں، اس کے بعد دونوں ہاتھوں کا بوسہ لے لے۔ اس طریقہ سے بھی کامل طور پر چہرہ کی طرف ہتھیلیوں کی پشت اسی وقت ہو سکتی ہے جبکہ چہرہ اور سینہ بیت اللہ کی طرف ہو۔

یاد رہے کہ طواف کے چکروں کے درمیان حجرِ اسود کا جو استلام کیا جاتا ہے ان میں سے پہلے اور آخری چکر کا استلام سنت ہے، بقیہ درمیان والے چکروں کا استلام مستحب ہے۔

نیز اگر بھیڑ اور ازدحام کی وجہ سے حجرِ اسود کے سامنے کھڑے ہو کر استلام کرتے وقت چہرہ اور سینہ بیت اللہ کی طرف کرنا مشکل اور باعثِ مشقت ہو تو ایسا کیے بغیر جلدی سے دونوں ہاتھوں سے اشارہ کرتے ہوئے اور تکبیر کہتے ہوئے گزر جائے، اس لیے کہ یہ ایک مستحب عمل ہے۔ اور مستحب عمل کو عذر اور مشقت کی وجہ سے چھوڑا جاسکتا ہے، ایسے موقع پر پہلے اور آخری استلام پر ہی اکتفا کر لینا چاہیے، درمیان کے پانچ استلام چھوڑ دے اور اگر عورت ہو تو امرِ مستحب کے لیے مشقت نہ اٹھائے، بلکہ حجرِ اسود کے سامنے رکے بغیر، ہاتھ سے صرف اشارہ کر کے طواف پورا کر لینا چاہیے۔

اس تفصیل کے بعد آپ کے سوال کا جواب یہ ہے کہ جو شخص دور سے حجرِ اسود کا استلام کرے اسے بھی چاہیے کہ

بوقتِ استلام اپنا چہرہ اور سینہ بیت اللہ کی طرف کرے، بلا عذر استلام کے وقت سینہ اور چہرہ بیت اللہ کی طرف نہ کرنا مناسب نہیں، البتہ اگر بھیڑ اور ازدحام کی وجہ سے سینہ یا چہرہ بیت اللہ کی طرف کرنے سے دوسروں کو تکلیف پہنچنے کا اندیشہ ہو تو بیت اللہ کی طرف رخ کیے بغیر چلتے چلتے دونوں ہاتھوں سے استلام کرنا چاہیے۔

تاہم ایک ہاتھ سے استلام کرنے کو علماء نے متکبروں کی عادت لکھا ہے، اس لیے ایک ہاتھ سے استلام کرنے سے حتی الامکان اجتناب کرنا چاہیے۔ (ماخذ زبدۃ المناسک ص: 115)

غنیۃ المناسک (53)

واستلامہ فی اول الطواف و آخرہ سنۃ و اختلفوا فیما بینہما فقیل ادب و قیل سنۃ و مشی فی اللباب علی الثانی ثم قال و ان استلمہ فی اولہ و آخرہ اجزاء فافاد ان استلام طرفیہ آکد مما بینہما.

الشامیۃ (498/2)

(قوله من الاستلام) فهو سنة بين كل شوطين كما في غاية البيان. وذكر في المحيط والولولجية: أنه في الابتداء والانتهاء سنة، وفيما بين ذلك أدب بحر ووفق في شرح اللباب بأنه في الطرفين آكد مما بينهما.

فيہ ایضاً (493/2)

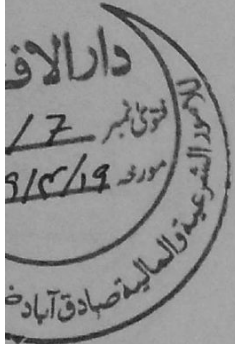
قال في اللباب: وصفة الاستلام أن يضع كفيه على الحجر ويضع فمه بين كفيه ويقبله.

فيہ ایضاً (493/2)

(قوله فاستقبل الحجر إلخ) أشار بالفاء إلى أنه ينوي الطواف قبل الاستقبال لما سيذكره من أنه يمر بجميع بدنه على جميع الحجر، ولهذا قال في اللباب: ثم يقف مستقبل البيت بجانب الحجر الأسود مما يلي الركن اليماني، بحيث يصير جميع الحجر عن يمينه، ويكون منكبه الأيمن عند طرف الحجر فينوي الطواف، وهذه الكيفية مستحبة والنية فرض، ثم يمشی ماراً إلى يمينه حتى يحاذي الحجر فيقف بحیالہ ويستقبله ویسمل ویکبر ویحمد ویصلی ویدعواہ قال شارحہ: أي يقول: بسم الله والله أكبر والله الحمد والصلاة والسلام على رسول الله اللهم إيماناً بك ووفاء بعهدك واتباعاً لسنة نبيك محمد صلى الله عليه وسلم (قوله رافعا يديه) أي عند التكبير لا عند النية فإنه بدعة لباب. وقال شارح القاري في موضع آخر بعد كلام: والحاصل أن رفع اليدين في غير حالة الاستقبال مكروه وأما الابتداء من غيره فهو حرام أو مكروه تحريماً أو تنزيهاً بناءً على الأقوال عندنا من أن الابتداء بالحجر فرض أو واجب أو سنة وإنما المستحب الابتداء بالنية قبيل الحجر للخروج عن الاختلاف.

فيہ ایضاً (494/2)

(قوله وترك الإيذاء واجب) أي فلا يترك الواجب لفعل السنة وأما النظر إلى العورة لأجل الختان فليس فيه ترك الواجب لفعل السنة لأن النظر مآذون فيه للضرورة (قوله فإن لم يقدر) أي على تقبيله إلا بالإيذاء أو مطلقاً يضع يديه عليه ثم يقبلهما أو يضع إحداهما والأولى أن تكون اليمنى لأنها المستعملة فيما فيه شرف، ولما نقل عن البحر العميق من أن الحجر "يمين الله يصافح بها عباده" والمصافحة باليمنى. (قوله وإلا يمكنه ذلك) أي وضع يديه أو إحداهما (قوله يمس) بضم أوله وكسر ثانيه من الإمساس كما يشير إليه كلام الشارح الآتي (قوله عنهما) الأولى عنه أي الإمساس لأن العجز عن الاستلام ذكره بقوله وإلا يمس (قوله مشير إليه بباطن كفيه) أي بأن يرفع يديه حذاء أذنيه، ويجعل باطنهما نحو الحجر مشيراً بهما إليه وظاهرهما نحو وجهه هكذا المأثور بحر وفي شرح النقاية للقاري حذاء منكبيه أو أذنيه وكأنه حكاية للقولين المارين (قوله ثم يقبل كفيه) أي بعد الإشارة المذكورة قال في الفتح ويفعل في كل شوط عند الركن الأسود ما يفعله في الابتداء.



غنية المناسك (53)

ثم یرسلھما ثم استلمه ان استطاع من غیر ان یؤدی نفسه او غیره بان یضع کفیه ویضع فمہ بین کفیه ویقبلہ من غیر صوت والمصاحفة بالیمنی فان لم یستطع امس الحجر شیئاً فی یدہ من عصا او غیرہ ثم یقبل ذلک الشئی فان لم یستطع للرحمة او لكون الحجر ملطخاً بالطیب وهو محرم وقف بحذائه مستقبلاله وفعل ما ذکرنا من الاذکار ورفع الیدین حذاء اذنیہ عند التکبیر ثم ارسلھما ثم رفع یدیه حذاء اذنیہ وجعل ظاہر کفیه الی وجہہ وباطنہما نحو الحجر مشیرا بہما الیہ کانه واضعہما علیہ وقبلہما بعد الاشارة وهذا الرفع للاشارة لا للتکبیر ذکرہ فی الکبیر ولا یشیر بالفم ولا براسہ الی القبلة ان تعذر التقبیل .

دستخط: مفتی محمد ابراہیم صاحب دامت برکاتہم

واللہ اعلم بالصواب

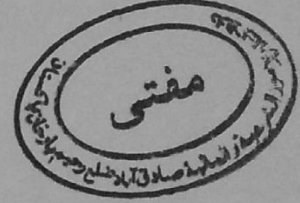
عمار یاسر شاہ عفی عنہ

کتبہ: عمار یاسر شاہ عفی عنہ

دار الافتاء صادق آباد

16 / ربیع الثانی 1439ھ بمطابق 04/ جولائی 2017ء

الجواب صحیح
محمد ابراہیم



۱۸-۲۱-۳۹ھ

دستخط: مفتی احسن عزیز صاحب مدظلہم

دستخط: مفتی حماد اللہ نور صاحب مدظلہم

الجواب صحیح
احسن عزیز عفی عنہ

الجواب صحیح
الرحمن حماد اللہ

۱۹/۰۴/۳۹ھ



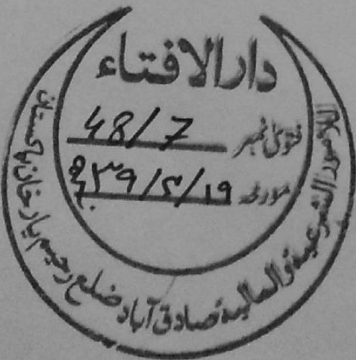
۱۲/۰۴/۳۹ھ

دستخط: مفتی طارق بشیر صاحب مدظلہم



الجواب صحیح
الرحمن طارق بشیر عفی عنہ

۱۶-۰۴-۳۹ھ



نوٹ: ۱۔ جواب سوال کے مطابق ہے۔ صحت سوال کی ذمہ داری مستفتی پر ہے۔

۲۔ ادارہ کسی بھی قانونی و غیر قانونی کارروائی کی صورت میں کسی بھی قسم کا ذمہ دار نہیں اور نہ ہی فریق بنے گا۔